خورشید ندیم

لال مسجد کا سانحہ

[لال مسجد کہ سانحہ پر آنکھ اشک بار ظلم و بربریت کہ اس مظاہر کس کا کتنا کردار ، اس کا فیصلہ تو آنے والا وقت کرے گا، لیکن جو کچھ سامنہ آیا ، اس کی بنا پر ان لوگوں کی رائے زیادہ قرین حقیقت معلوم ہوتی جو اس کی ذمہ داری حکومت پر عائد کرتے ہیں ۔ اللہ سے دعا کہ وہ اس قوم کو ایسے حادثوں سے آئندہ محفوظ رکھے آمین

یہ جناب خورشید ندیم کہ کا شذر جو انہوں نے اس حادثہ کہ موقع پر تحریر کیا تھا اس میں انہوں نے اپنے زاویے سے اس حادثہ پر تبصرہ کیا اس واقعہ کہ بارے میں ان کی کسی رائے کا کسی تجزیے سے اختلاف ہو سکتا ، مگر اس کہ پس منظر اور پیش منظر کہ حوالہ سے جو سوالات انہوں نے اٹھائے ہیں ، وہ سب کہ لہ قابل غور ہیں مدیر]

اس حادثہ کا پہلو میرے لہ تکدر اور اضطراب کا باعث جواں سال طلبا اور طالبات کا یوں چپکہ سے موت کی آغوش میں چلہ جانا، میرے دل پر ایک قیامت ڈھا گیا نہیں معلوم ان میں کتنے ایسے تھے جو آنے والہ وقت میں اللہ کی کتاب کہ مفسر ہوتے اور زمانے کہ سامنہ اس آخری و ابدی الٰہی پیغام کہ عجائب بہ نقاب کرتے کیا معلوم جوانے میں مرجانے والی کتنی بچیاں اپنی جلیل القدر ماں، ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہ نقوش قدم پر چلتے چلتے اقوال و افعال پیغمبر علیہ السلام کی شارح بنتے کون جانتا کہ یہ جواں مرگ مستقبل میں مسند فقہ کی رونق ہوتے میں ان نوجوانوں کہ بارے میں سوچتا ہوں تو یوں محسوس ہوتا جیسے یہ سب جنازے میرے گھر سے اٹھے ہوں

میں لی وژن کی سکرین پر مولانا عبدالعزیز کا تمسخر اڑتے دیکھتا اور سنتا ہوں تو لگتا جیسے کسی نے میرے باپ کو سر بازار رسوا کر دیا جو لوگ دینی شناخت کہ ساتھ معاشرے میں جیتے ہیں ، ان کی رسوائی ہمیشہ میرے لہ دل گرفتگی کا باعث بنی اسی طرح جب میں مذہبی سیاست دانوں کی اخلاقی پستی کہ مظاہر دیکھتا ہوں تو اپنی ذات

م سہ تا اور شرمند ہوتا رہتا ہوں م جب ی کسی ایسة حادثة سة دوچار ہوتا ہوں تو مج ة ر ر کر ئہ خ ال آتا کہ ک ا ا ی و وقت نہ آیا کہ دئن سة محبت کرنؔ والة ئہ سوچ کہ ایسی شرمندگی، ناکامی اور رسوائی ان کا مقدر ک وں بنتی ؟ آخر م عمر اور صدام حس ن ج سة لوگ ہماری صفوں م ک وں ہوتة ہ ئہاں کسی کا اخ ص ئا اخروی انجام زئر بحث نہ ئہ و امور ہ جن کا علم صرف عا الغ ب کو ہمار ا ة تو صرف ئہ سوال ا کہ جو لوگ دئن کة نام پر مسلمانوں کی ف ادت کة دعو دار ہ ، ان کی حکمت عملی م ہم شہ شکست ہی ک وں لک دی گئی ؟

م را خ ال کہ لال مسجد کة حادثة ؔ ہم ایک مرتبہ پ ر ان ی سوالات کی طرف متوجہ ک ا آج ؔ اگر اس پر غور نہ ک ا تو مستقبل م مج ة اندئشہ کہ ئہ حادثة د ائة جاتة رہ گة م ؔ ان سوالات کو اپنا موضوع بناؔ کی جسارت کی ئہ تلخ نوائی اگر آؔ والة دنوں م ہم کسی ایسة ہی حادثة سة محفوظ رک سکة تو شائد مج سة زئاد کوئی اس پر خوش نہ ہو

اس ضمن م پھ سوال ئہ کہ دئن کی اس تعب ر کا ماخذ ک ا جس ؔ مسلمان معاشروں کو آج انتشار م مبت کر رک ا ؟ مسلمان ا علم دور م موجود ر ہ جو حق بات کو ب ان کرتة ر ہ ، ل کن ان کا وجود ک ی فتنة اور انتشار کا باعث نہ بنا خ فت راشد کة بعد حضرت عمر بن عبدالعزئز کة استثنا کة ساتھ مسلمانوں کی تارئخ کا کوئی دور ایسا نہ ر جس م الواقع دئنی تعل مات کی حکمرانؔ ہو اس کة باوجود مسلمان ا علم ؔ کوئی ایسا کام نہ ک ا جس سة مسلمانوں کی زندگی خطر م پڑی ہو لال مسجد کة ذمہ داران کا تعلق فقہ حنفی سة اس فقہ کی مستند کتاب " ایہ" م ئہ مسئلہ ب ان ہوا : 'الامر بالمعروف بال د الی الامراء وباللسان الی غ ر ' اس کا مطلب ئہ کہ ت ئعنی طاقت کة ساتھ برائی کو روکنا اور معروف کو قائم کرنا حکمرانوں کا کام اور جن کة پاس اقتدار نہ ، ان کی ذمہ داری محض ئہ کہ و زبان کة ساتھ برائی سة روک امام ابوحن فہ رحمہ اللہ تو ئہ کہتة ہ کہ اگر کسی مسلمان کة پاس ممنوعہ آلات موس قی ہوں اور

دوسرا مسلمان ان توڑ د تو اسة تاوان دگنا پؤ گا، ک ونکه اس لؔ اپنی حدود سة تجاوز ک ا جب ففهی روائت گه کهتی تو سوال گه که روائت پسندی کی شهرت رک نة والة ان علما کة اس طرز عمل کا ماخذ ک ا جس کة تحت و برائی کو ت سة روکنة کة ل ة سرگرم ه اور اس مقصد کة ل ة و رگاست کة اندر الگ رگاست بناؔ کو جائز سمج نة ه ؟

دوسرا سوال گه که جب اس م کة نام پر مسلمان معاشروں کو انتشار اور فساد م مبت کرتة ه تو اس کا فائد کسة هوتا ؟ گزشته دنوں اس م آباد م جو کچ هوا اس کا اس م اور مسلمانوں کو کتنا فائد هوا؟ مج ة اس سة اتفاق که مسلمان حکمرانوں کا روگه مثالی نه ، ل کن ان کو ه اؔ کة ل ة مسلمان معاشروں کو مستق ً اضطراب م مبت رک نا اس م کی کون سی خدمت ؟ پاکستان م اس م کة نام پر مسلسل الگ تحرگک برپا رهتی جس کة نت جة م معاشر عدم استحکام کا شکار گهاں نه تو س اسی اص حات ممکن رهی ه اور نه هی معاشی اص حات حکمرانوں سة لة کر عام الناس تک دگن کی دعوت پهنچانا اور ان ان کی دگنی ذمه دارگیوں سة آگا کرنا گهاں کب ی ممنوع نه ر اس مقصد کة ل ة تمام جدگد ذرائع ابل غ کو استعمال ک ا جاسکتا اس کة باوجود اس م کة نام پر عدم استحکام پ ؔ کا جواز ک ا ؟

ت سرا سوال گه که ک ا اخ ق ات اور س است کا آپس م کوئی تعلق با نه ر ؟ لال مسجد کة ذمه داران ؔ جو طرز عمل اخت ار ک ا، اسة شرعی، اخ ، آئ نی گا عقلی، کسی اعتبار سة درست قرار نه دگا جاسکتا ت ا مج ة اس پر ح رت هوئی اور صدمه ی که همار بعض رهنما اس طرز عمل کی مذمت پر آماد نه هوئة تا مج ة مولانا فضل الرحمن اس معاملة م بهتر جگه پر ک ؤ نظر آئة مولانا فضل الرحمن سة جب لال مسجد کة ذمه داران کة بار م سوال هوا تو ان وں ؔ اسة غلط کها ان وں ؔ حکومت کی ی مذمت کی، ل کن لال مسجد والوں کا دفاع نه ک ا بعض ؔ کها که اس کی ذمه دار حکومت اور بعض ؔ ارشاد فرمایا که گه آپرگشن امرگکا کو خوش کرؔ کة ل ة ک ا گ ا م ر نزدگک اخ ق و کردار کة اعتبار سة گه بهترگن لوگ ه سوال گه که جب معاشر م اس سطح کة لوگ

ی گروهی مفادات کی اس ری م سچ کو سچ کهنة کة ا ة ت ار نهـ تو اس معاشر کة مستقبل کة بار م ن ک تمنا ں کا ک سة اظهار ک ا جا سکتا ؟

مسلمانوں کو کئی عشروں سة جس زوال کا سامنا ، مسلمان رهنما ں اور ا علم ٹی اس کة تجزئة م بالعموم دو باتـ کهی ه : ائک تو ئه که مسلمانوں کی ئه حالت زار اغ ار کی سازشوں کا نت جه دوسری ئه که هماری زبوں حالی کا اصل سبب همار حکمران ه اس تجزئة کة نت جة م جو حکمت عملی سامنة آئی ، اس کة تحت کب ی انگرئزوں اور کب ی امرئکا کة خ ف اء ن جهاد هوا مزئد ئه که مسلمان معاشروں کة اندر اص ح کی کوشش کا دائر س است رهی ئعنی ئه که اگر مسلمانوں کا اقتدار صا لوگوں کة ت م آجائة تو تمام مسائل حل هو سکتة ه

هماری تارئخ گوا که ئه تجزئه غلط ت ا ئهی وجه که اس کی بن اد پر جو حکمت عملی اخت ار کی گئی و ی نت جه خ ز ثابت نهـ هو سکی ٹی غ روں کة خ ف اء ن جهاد ک ا تو همارا معاشر س د احمد اور شا اسماء ل ج سة جل الفدر لوگوں سة خالی هوگ ا مسلمان حکمرانوں کة خ ف اقدام ک ا تو لال مسجد ج سة حادثات هوئة م را خ ال که اب ائک نئة تجزئة کو کسی حکمت عملی کی بن اد بنائا جائة اس تجزئة کة ی بن ادی طور پر دو نکات ه : ائک ئه که هماری اس حالت زار کة اسباب خارج م نهـ ، داخل م ه دوسرا ئه که اص ح کا ف حکمران نهـ ، عوام ه اقتدار نهـ ، سماج م را خ ال که اگر اس زاوئة سة دی ش مسائل کو حل کرٹی کی کوشش کی جائة تو هم ان سوالات کة جوابات مل سکتة ه جو م ٹی اس کا م ا ائة ه اس کة بعد ام د که دئن کا کوئی عا تمسخر کا نشانه بنة گا اور نه هی معصوم لوگوں کا لهو رائگاں به جائة گا